



سوال

(132) بلوغت سے پہلے کاج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بچے نے اپنی طرف سے بلوغت سے پہلے حج کیا پھر بلوغت کے بعد اسے اس کے والد نے حکم دیا کہ لپنے دادا کی طرف سے حج کرے تو اس نے لپنے دادا کی طرف سے حج تمت متع کے ارادے سے احرام باندھا پھر آٹھ تاریخ کو جب اس نے سوال کیا تو اسے کہا گیا کہ تیرا پہلا حج نفل شمار ہوا اور بلوغت کے بعد تجھ پر دوسرا حج واجب ہے اور یہ حج تیرے لپنے نفس کی طرف سے ہے۔ کیا یہ قول صحیح ہے؟ کیا یہ متن حق ہو گایا مفرد ہو گا کیونکہ اس نے لپنے دادا کی طرف سے عمرہ کیا ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 109)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

کیا اسے صحیح کہا جائے۔ شہر مد کی حدیث سے یہی مقصود ہے۔ جب آپ نے یہ کہا:

"قال : "بَحْجَتٌ عَنْ نَفِيْكَ ؟" قَالَ : لَا" قَالَ : "لُجْ عَنْ نَفِيْكَ ، ثُمَّ لُجْ عَنْ شَبَرْزَةٍ"

کیا تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ تو اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔ پھر شہر مد کی طرف سے حج کرو۔

اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ عمرہ پہلے پورا کریا ہے یا پورا نہیں کیا کیونکہ جو کا حکم کل کا ہی ہے اور عمرہ پھر جائے گا اس کے عمرہ کی طرف یعنی بچے سے۔

نوٹ: بہت سارے لوگ اس حدیث سے دلیل پذیرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص لپنے دادا کی طرف سے حج کر سکتا ہے لیکن اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ جن نے شہر مد کی طرف سے حج کرنے کی نیت کی ہوئی تھی اس نے کہا کہ "میرا بھائی ہے یا میرا اقریبی عزیز ہے" یہ بات اس کی اپنی نہیں ہے اور یہ ممکن ہے۔ اگر میں آپ سے سوال کروں یہ کون ہیں؟ آپ کہیں میرا بھائی یا میرا کوئی قریبی رشتہ دار۔ تو یقیناً آپ نے مجھے گمراہ کر دیا۔ تو کوئی بھی کوئی سکھ کے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ توازی ہے کہ اس شخص نے صاف صاف کہا ہو گا کہ وہ میرا باپ ہے یا بھائی ہے یا بھیجا ہے یعنی اس طرح کا جواب دیا ہو گا کہ سائل دوبارہ سوال لٹانا نے کی ضرورت محسوس نہ کرے۔ تو اس حدیث سے دلیل پذیرا کہ قریبی عزیز کی طرف سے حج ہو سکتا ہے پر صحیح نہیں ہے۔ چلو اگر ہم مان لیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ شہر مد میرا بھائی ہے اور اس کی طرف سے حج کر رہا ہے کہ جس طرح آج کل بہت سارے مسلمان لپنے فوت شدہ رشتہ داروں کی طرف سے حج کرتے ہیں جبکہ وہ فوت شدہ متعدد باریوپ و امریکی کی طرف سفر کرتے ہیں لیکن یہت اللہ کی طرف ایک بار بھی سفر کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں؛ تو ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ شہر مد اتنا یہاں تھا کہ حج کرنے کی اس میں طاقت نہ تھی تو اس نے لپنے قریبی عزیز کو حج کی وصیت کی۔



محدث فلپائن

هذا ما عندى والله أعلم بالصواب

فتاوی البانیہ

حج اور عمرہ کا بیان صفحہ: 224

محمد فتوی